رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

پروفیسر ڈاکٹر
محمد عالمگیر خان

اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس وقت کرہ ارض میں ہر جگہ حق و باطل میں ہولناک جنگ جاری ہے اور یہ نئی بات نہیں ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

لیکن یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بادی النظر میں فتح باطل کی ہو رہی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ بنظر غائر دیکھا جائے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم مومن نہیں رہے۔ مسلمان تو ہر کلمہ گو ہے لیکن مومن کی شان اور ہی ہوتی ہے۔ اسکی گھٹی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ایک نہایت دلفریب مثالی امتزاج ہوتا ہے۔ ہم میں نمازی تو بہت ہیں لیکن ان میں سے بیشتر کی نمازیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "یہ نمازیں انکے منہ پر ماری جائیں گی"۔ یہ بھی فرمان ایزدی ہے اگر حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوئی لغزش ہو جائے تو شاید اسکی معافی مل جائے لیکن جہاں درگزر یا معافی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا وہ حقوق العباد کی نفی ہے۔ یہ وہ حقوق ہیں جن کی ذرا سی نفی بھی ہمیں معراج انسانیت سے گرا کر بوالہوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیتی ہے اور ذی شان و ذی عزت نیابت خداوندی ہم میں مفقود ہو جاتی ہے اور ہم صرف نام کے مسلمان رہ جاتے ہیں۔ مومن نہیں بن سکتے۔ بقول علامہ اقبالؒ۔

نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں۔ تو باقی نہیں ہے

حقوق اللہ کی مکمل ادائیگی بھی ہمیں مشیت الٰہی سے نہیں بچا سکتی۔ حقوق العباد کا دائرہ اتنا وسیع و عریض ہے۔ یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگر ہم کسی بچے کو بھی اپنے لہو و لہجہ یا برتاؤ سے ٹھیس پہنچاتے ہیں تو یہ بھی حقوق العباد کی نفی ہے۔ ہم جس قدر بھی حقوق العباد کی نفی کے مرتکب ہوتے ہیں اتنے ہی ہم مومن کے مقام سے دور ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں حقوق العباد کی اتنی اہمیت ہے کہ فرمان ایزدی ہے کہ اگر بغیر جرم کسی ایک انسان کا بھی قتل ہو جائے تو یہ پوری انسانیت کا قتل ہے اور ہم ہیں کہ عبادت گاہوں میں بھی خون کی ندیاں بہا رہے ہیں۔ قول کے ہم کتنے بھی غازی بن جائیں، کردار کے غازی کبھی بھی نہیں بن سکتے ہیں۔

حقوق العباد ہیں کیا؟ لفظی ترجمہ تو 'بندوں کا بندوں پر حق' ہے، سرسری بیان کیلئے ہم انہیں مندرجہ ذیل بیس عنوانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

1۔ اپنے خاندان اور رشتہ داروں کے حقوق: والدین کے حقوق تو قرآن حکیم نے نہایت وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔ خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے سے باہمی پیار و محبت اور عزت و احترام سے زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ بچوں کے حقوق انکی اعلیٰ طریقہ سے پرورش ہے۔ صلہ رحمی رشتہ داروں سے شفقت و عنایت اور رواداری کو کہتے ہیں۔

2۔ ہمسایوں کے حقوق: اسلام نے ہمسایوں کو عزیزوں کی فہرست میں جگہ دی ہے اور ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ رات سونے سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کر لیا کرے کہ اسکے اردگرد آٹھ گھروں میں کوئی شخص بھوکا نہ سو گیا ہو۔ ایسی پرواداری کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔

3۔ افسروں اور ماتحتوں کے حقوق: افسر و ماتحت دونوں افراد ملت ہیں اور دونوں ہی اپنے فرائض کو احسن طریقے سے نبھانے کے ذمہ دار ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی دوسرے کی عزت نفس کو ذرا سی بھی ٹھیس لگانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

4۔ حکمرانوں کے حقوق: حاکم ظل سبحانی ہوتے ہیں۔ انکی اطاعت لازمی ہے بشرطیکہ وہ منصف ہو اور نیابت خداوندی کے اہل ہوں لیکن اگر وہ ظالم ہوں تو انکے سامنے کلمہ حق کہنا ایک بہت بڑا جہاد ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اگر وہ معاملات میں ڈھیل اختیار کر لیں تو وہ کیا کرینگے۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور تلوار نیام سے کھینچ کر بولے "ہم تمہارا سر اڑا دینگے" جب وہ خلیفہ وقت کے ظاہری غصے سے نہ ڈرے تو حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور اسے شاباش دی۔

5۔ خریداروں اور دکانداروں کے حقوق: اس ناطے حقوق العباد کی نفی عام اور نہایت ضرر رساں ہے۔ دکاندار سودا کم تولنے کیلئے بہت سے حربے استعمال کرتا ہے سودا کرتے وقت بدمزگی، بے توجہی اور لاپرواہی بھی حقوق العباد کی نفی کے مترادف ہوتی ہے۔

6۔ اساتذہ اور شاگردوں کے حقوق: استاد اور شاگرد کا رشتہ بہت متبرک اور نازک ہوتا ہے۔ اساتذہ کرام شاگردوں کے مجازی خدا ہوتے ہیں۔ انکی ذمہ داری نہ صرف درسی (ایکاڈیمک) تعلیم ہے بلکہ ہمہ جہت تربیت بھی ہے۔ حقیقتاً تربیت تعلیم سے بھی بدرجہا اتم ہے۔ یہ اور صبر و شکر سے زندگی بسر کرنے کی ترکیب سکھاتی ہے اور انکے لئے اعلیٰ اقدار کا تعین کرتی ہے۔

7۔ مریضوں اور معالجوں کے حقوق: یہ امر واقعہ ہے کہ ڈاکٹر کی محض ہمدردی اور توجہ سے ہی مریض کی آدھی بیماری ختم ہو جاتی ہے، تشویش اور نفسیاتی بے چینی و فکر میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کو صرف اپنا بل بڑھانے کیلئے غیر ضروری انجکشن اور ڈرپ نہیں دینے چاہئیں کیونکہ یہ حقوق العباد کی بدترین نفی ہے۔ جعلی اور نمبر 2 دوائیاں بیچنے والے کیمسٹ بہت بڑے اور خطرناک مجرم گردانے جانے چاہئیں۔ مریضوں کو بھی ڈاکٹروں کو بے وقت اور معمولی باتوں کیلئے تنگ نہیں کرنا چاہئے اور انکے بل وقت پر ادا کر دینے چاہئیں۔

8۔ کھیل کے میدان میں ایک دوسرے کے حقوق: اس زمرے میں بال ٹمپرنگ، امپائر کے جان بوجھ کر غلط فیصلے، تماشائیوں کا غلط برتاؤ، کھلاڑیوں کا آپس میں غصہ اور طعن و طنز وغیرہ آتے ہیں۔ حقوق العباد کے حق میں سب سے اہم اصطلاح 'سپورٹسمین سپرٹ' کھیل کے میدان سے ہی اخذ کی گئی ہے جس کا مطلب باہمی رواداری اور حسن سلوک ہے۔

9۔ صحافیوں اور اخبار بینوں کے حقوق: آجکل ذرائع ابلاغ کی بہت اہمیت ہے۔ ان کا مکمل انحصار صحافیوں کی ایماندار رپورٹنگ پر ہے۔ زرد صحافت کے نتائج بہت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اخبارات کا اپنا چیک اینڈ بیلنس سسٹم ہونا چاہئے۔ جرائم کی خبریں ہیڈ لائن نہیں بننی چاہئیں۔

10۔ شہریوں کے حقوق: شہری اور دیہی آبادی کی سب سے اولین ضرورت امن و امان ہے۔ انکے بچے اپنی تعلیمی منازل ذوق و شوق سے طے کر سکیں۔ ان بچوں کیلئے ایک ہی معیار کے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہونی چاہئیں جن کی فیسیں ان کے والدین کی پہنچ کے اندر ہوں۔ انکی آمدورفت تسلی بخش ہو۔ انکا ماحول آلودگی سے پاک ہو، انکے لئے سرسبز و شاداب سیرگاہیں اور پارک مہیا ہوں۔ انکے خورد و نوش کیلئے مناسب انتظام ہونے ضروری ہیں۔

11۔ آجروں اور اجیروں کے حقوق: ہمارے ملک میں مزدور کی زندگی نہایت تلخ ہوتی ہے۔ اس لئے حضور سرور کائناتؐ نے حکم فرمایا تھا کہ مزدور کا پسینہ سوکھنے سے پہلے اسکی اجرت دیدی جائے۔ محنت کشوں کے اوقات کار مقرر ہونے چاہئیں لیکن انہیں اپنا کام دیانتداری سے کرنا چاہئے۔

12۔ مزارعوں اور زمینداروں کے حقوق: ہماری 70 فیصد دیہی آبادی کا سب سے اہم مسئلہ وڈیروں اور زمینداروں کی ناجائز بالادستی ہے۔ وہ زمیندار کے بے دام غلام ہوتے ہیں۔ پولیس، نہری و مالی پٹواری و دیگر سرکاری افسر انکی جان کے درپے رہتے ہیں۔ گاؤں کے گاؤں سکولوں سے خالی ہیں۔ عموماً دیہی علاقوں میں ذرائع آمدورفت نہایت غیر تسلی بخش ہوتے ہیں۔

13۔ خواتین کے حقوق: اب عورتیں جاگ اٹھی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مرد انہیں اپنے حقوق کے حصول کیلئے دل سے مدد کریں۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ دیانتداری سے اپنے کے فرائض ادا کریں۔

14۔ بچوں کے حقوق: صد افسوس! پاکستان میں ہماری نوخیز نسل سب سے زیادہ لاپرواہی کا شکار ہے۔ انکے کھیلنے اور طالب علمی کا زمانہ گھریلو ملازمتوں، مستر کی ورکشاپ، تندوروں اور ریسٹورنٹوں میں برتن دھونے میں گزرتا ہے۔ ہم بالکل ہی بھول چکے ہیں کہ یہ نونہال ہی پاکستان کا مستقبل ہیں!

15۔ مسافروں کے حقوق: بسوں، ویگنوں، ٹیکسیوں اور رکشاؤں کے ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کا مسافروں کیساتھ سلوک عام طور پر ناشائستہ اور کرخت ہوتا ہے۔ اس میں نرمی ہونی چاہئے۔

16۔ قیدیوں کے حقوق: جرائم ہر معاشرے کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہوتے ہیں۔ اصل علاج انکی اصلاح ہے جیل کے حکام اس نصب العین کے حصول کیلئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اس ناطے ضروری اقدامات تعلیم و تربیت، نماز و روزہ، ٹیکنیکل ٹریننگ وغیرہ ہیں۔

17۔ پیدل چلنے والوں کے حقوق: ہمارے 98 فیصد عوام پیدل چلتے ہیں لیکن پاکستان میں انکے تحفظ کا انتظام بہت ناکافی ہے۔ سڑکوں پر زیبرے تو بنے ہوئے ہیں لیکن انکا احترام نہ ہونے کے برابر ہے۔

18۔ سائلوں اور عدالتوں کے حقوق: بدقسمتی سے پاکستان میں سستا و فوری انصاف مفقود ہے۔ بعض مقدمات میں پڑپوتوں کو پڑدادوں کی جگہ عدالتوں میں دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ تفتیشی افسر ایمانداری سے کیس تیار نہیں کرتے۔ وکلاء اپنی فیسوں کے چکر میں سائلوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ چھوٹ عدالتی سٹاف ناجائز ہتھکنڈوں سے اپنی جیبیں بھرتے رہتے ہیں۔ جھوٹے بیانات سے عدالتوں کا کام پیچیدہ ہوتا رہتا ہے۔

19۔ گھریلو ملازمین کے حقوق: رہبر اعظمؐ کا فرمان ہے کہ اگر آپکا ملازم دن میں 70 دفعہ بھی غلطی کرے تو اسے معاف کر دینا چاہئے۔ اکثر ملازم کم عقل اور سست ہوتے ہیں۔ ان سے کام لینے کا بہترین طریقہ نرمی ہے۔ انکے کھانے پینے اور آرام کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

20۔ دوستوں کے حقوق:
در پریشان حالی و درماندگی

دوستوں کے مابین پیار و محبت اور رواداری کے رشتے روز بروز استوار ہونے چاہئیں۔ وقت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔

مجھے اپنی علمی کم مائیگی اور فنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے اس لئے اگر مقتدمین دین کے ذہن میں مومن کی کوئی اور مصدقہ تشریح ہو تو میری اصلاح فرمائیں لیکن یاد رہے کہ آقائے نامدار کی مثالی زندگی میں عبادت کے بعد امتیازی شان یہ تھی کہ انہوں نے کبھی گھر کے اندر یا باہر یا میدان جنگ میں کسی کی حق تلفی نہیں کی تھی بلکہ شان رسالتؐ یہ تھی کہ جب ان پر روزانہ کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بیماری ہوئی تو اسکی عیادت کیلئے حضورؐ بہ نفس نفیس اسکے گھر پہنچ گئے۔